16 مارچ 1964

از عدالت عظمیٰ

رام شاران

بنام

ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس، اجمر رینج اور دیگر

[پی۔ بی۔ گجیندر گڈکر، سی۔ جے۔، کے۔ این۔ وانچو، جے۔ سی۔ شاہ، این۔ راجگو پالا آیانگر اور ایس۔ ایم۔ سکری، جے۔]

پولیس ایکٹ، 1861 (1861 ایکٹ 5) سیکشن 2 – راجستھان پولیس – ریاست کو حدود میں تقسیم کرنا – مختلف مراعات – اگر قانون کے سامنے مساوات یا عوامی ملازمت کے معاملات میں مساوات سے انکار کیا جائے – ہندوستان کا آئین، آرٹیکل 14 اور 16۔

پولیس کے سب انسپکٹرز کے عہدے پر ہیڈ کانسٹیبل کی ترقی کے مقصد سے ریاست راجستھان میں رائج نظام کو آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 (1) کی خلاف ورزی کے طور پر چیلنج کیا گیا تھا۔ درخواست گزار، جسے ہیڈ کانسٹیبل کے عہدے سے پولیس کے سب انسپکٹر کے عہدے پر ترقی دی گئی تھی، جب ایک مستقل سب انسپکٹر دوبارہ رینج میں آیا تو اسے واپس کر دیا گیا کیونکہ وہ اس رینج میں سب سے زیادہ منظور شدہ ہیڈ کانسٹیبل تھا، حالانکہ ریاست کے دیگر سلسلوں میں بہت سے منظور شدہ ہیڈ کانسٹیبل تھے جو اس سے جونیئر تھے لیکن وہ سب انسپکٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔ درخواست گزار کی شکایت یہ تھی کہ اگر پوری ریاست کو سب انسپکٹر کے عہدے سے ترقی اور تبدیلی کے مقصد سے ایک یونٹ کے طور پر سمجھا جاتا تو درخواست گزار کو واپس نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے دعوی کیا کہ پوری پولیس فورس ایک ہونے کے ناطے، سب انسپکٹرز کے طور پر کام کرنے کے لیے ہیڈ کانسٹیبلز کی ترقی کا رواج قانون کے سامنے مساوی مواقع سے انکار کے مترادف ہے اور اسے آئین کے دفعات 14 اور 16 کے خلاف ہے۔ آئین کی دفعہ 16؛ اور یہ کہ ایک مخصوص رینج میں ایک خاص وقت پر خدمات انجام دینے والے افسران کے لیے تحریکوں کے حق میں اور تبادلوں کو محدود کرنے کا رواج اور ساتھ ہی ساتھ آزادانہ اور کثرت سے اور سرکاری معمول کے طور پر انٹر رینج ٹرانسفر کرنے کا رواج ترقی اور تبدیلی میں سنگین مساوات پیدا کرنے کا پابند تھا اور افسران

کے درمیان سنیارٹی میں بھی بے ترتیب تبدیلیاں آتی تھیں۔

منعقد: (i) ریاست میں ترقیاں دینے کے نظام کو قانون کے سامنے مساوات سے انکار یا عوامی خدمت میں ملازمت کے معاملے میں مساوات سے انکار کے طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا، اس بنیاد پر کہ پولیس فورس کو پوری ریاست کے لیے ایک سمجھا جا رہا ہے، کانسٹیبل سے اوپر کی طرف ترقی پوری ریاست کی بنیاد پر یا صرف مشکلات کے ممکنہ معاملات کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ یہ نظام ریاست میں پولیس کی کارکردگی کے ساتھ ساتھ انتظامی سہولت کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

(ii) اگر انسپکٹر جنرل آف پولیس کی طرف سے تبدیلی کے اختیار کا تھوک غلط استعمال ہوتا ہے، (کیونکہ صرف وہی سب انسپکٹرز کو ایک رینج سے دوسری رینج میں منتقل کر سکتا ہے)، تو قانون کے سامنے مساوات سے واضح انکار یا ریاست کی خدمت میں ملازمت کے مساوی مواقع سے واضح انکار کا معاملہ پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرح کے نظام کو اس بنیاد پر ختم نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا غلط استعمال ہو سکتا ہے۔ اس پورے طریقہ کار کے انداز میں بدسلوکی کی صورت میں بدسلوکی کو ختم کرنے کے لیے مقدمہ پیدا ہو سکتا ہے نہ کہ نظام کے لیے۔

(iii) مارچ 1955 کے سرکاری حکم نامے کے پیش نظر، جس میں عام طور پر 250 روپے سے کم وصول کرنے والے افسران کو ان کے آبائی ضلع سے باہر منتقل نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، یہ قبول نہیں کیا جا سکتا کہ انسپکٹر جنرل آف پولیس کی طرف سے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مفت اور بار بار تبدیلی معمول کے مطابق کی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ درخواست گزار کے ذریعے ریکارڈ پر جو مواد رکھا گیا ہے وہ اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے ناکافی ہے کہ ترقی کے اس نظام کے ساتھ ساتھ راجستھان میں سب انسپکٹرز کے معمول کے طور پر مفت اور بار بار تبادلوں کی مشق بھی ہوتی ہے۔ ایک رینج سے دوسری رینج میں۔

اصل حد اختیار– 1963 کی تحریری درخواست نمبر 175۔ بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزار کی طرف سے بی ڈی شرما۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایس وی گپتے، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، جی سی کاسلویال، ایڈوکیٹ جنرل، ریاست راجستھان اور بی آر جی کے اچار۔

16 مارچ 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وانچو، جے۔ — آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ عرضی ریاست راجستھان میں پولیس کے سب انسپکٹر کے عہدے پر ہیڈ کانسٹیبل کی ترقی کے مقصد سے رائج نظام کو آئین کے آرٹیکل 14 اور 16(1) کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے چیلنج کرتی ہے۔ درخواست گزار سابقہ ریاست اجمیر میں ہیڈ کانسٹیبل تھا اور اسے 1955 میں پولیس کے سب انسپکٹر کے عہدے پر ترقی دینے کے لیے ہیڈ کانسٹیبل کی منظور شدہ فہرست میں شامل کیا گیا تھا اور اسے 14 جولائی 1956 کو پولیس کے آفیشیٹنگ سب انسپکٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ یکم نومبر 1956 کو سابقہ ریاست اجمیر کو ریاستی تنظیم نو ایکٹ کے تحت ریاست راجستھان میں ضم کر دیا گیا۔ درخواست گزار کو ریاست راجستھان کی پولیس سروس میں شامل کر لیا گیا اور یکم نومبر 1956 کو اسے راجستھان میں باضابطہ سب انسپکٹر کے طور پر تعینات کرنے کا ایک نیا حکم منظور کیا گیا۔ درخواست گزار کے مطابق، راجستھان میں پولیس انتظامیہ کا رواج یہ ہے کہ ریاست کی پوری پولیس فورس عام طور پر انسپکٹر جنرل آف پولیس کے انتظامی کنٹرول میں ہوتی ہے، جس کی مدد چھ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کرتے ہیں، ہر ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس ان چھ سلسلوں میں سے کسی ایک میں انتظامیہ کا انچارج ہوتا ہے جس میں پوری ریاست کو انتظامی سہولت کے لیے تقسیم کیا گیا ہے۔ درخواست گزار کا دعوی ہے کہ اگرچہ ریاست راجستھان کو چھ حدود میں تقسیم کیا گیا ہے، لیکن مختلف حدود میں سب انسپکٹر ایک کیڈر اور ایک سروس تک ہوتے ہیں اور تنخواہ، چھٹی، پنشن، ترقی، تادیبی کارروائی وغیرہ کے حوالے سے یکساں قواعد وضوابط اور خدمت کی یکساں شرائط کے تحت چلتے ہیں۔ پولیس کے سب انسپکٹر بھی ایک رینج سے دوسری رینج میں منتقل کیے جاسکتے ہیں۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس کے لیے یہ معمول ہے کہ وہ روزانہ اوسطا تین یا چار سب انسپکٹرز کی ایک رینج سے دوسری رینج میں منتقلی کے احکامات جاری کرتا ہے اور اس طرح مختلف حدود میں سب انسپکٹرز یکساں طور پر واقع ہوتے ہیں اور ہر لحاظ سے یکساں حالات میں ہوتے ہیں۔ ریاست کے مختلف سلسلوں میں خدمات انجام دینے والے ہیڈ کانسٹیبلز کا بھی یہی معاملہ ہے۔ درخواست گزار مزید دعوی کرتا ہے کہ اگرچہ پولیس فورس 1861 کے پولیس ایکٹ نمبر 5 کی دفعہ 2 کے پیش نظر پوری ریاست کے لیے ایک ہے، (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) ریاست راجستھان میں ہر رینج میں ایک خاص وقت پر خدمات انجام دینے والے پولیس فورس کے ارکان کے ساتھ ترقی اور تبدیلی کے مقاصد کے لیے ایک

علیحدہ اور الگ یونٹ کے طور پر سلوک کرنے کا رواج پیدا ہوا۔ اس عمل کے نتیجے میں، اگر پولیس کے سب انسپکٹرز کے کیڈر میں ایک رینج میں کوئی خالی جگہ پیدا ہوتی ہے، تو اس رینج میں صرف سینئر ترین ہیڈ کانسٹیبلز کو اس خالی جگہ پر ترقی کے لیے سمجھا جاتا تھا، حالانکہ دیگر رینجز میں زیادہ سینئر ہیڈ کانسٹیبلز ہو سکتے ہیں جنہیں ترقی کے لیے بھی منظوری دی گئی تھی۔ دیگر رینجوں کے ان ہیڈ کانسٹیبلز پر غور نہیں کیا گیا اور ترقی اس مخصوص رینج میں ہیڈ کانسٹیبلز کی بنیاد پر کی گئی جہاں خالی آسامیاں تھیں۔ اسی طرح کا معاملہ تھا جہاں عوامی خدمت کی ضرورت کی وجہ سے دوبارہ تبدیلی کرنا پڑی۔ اس عمل کے پیش نظر، درخواست گزار کو اپریل 1957 میں واپس کر دیا گیا جب ایک مستقل سب انسپکٹر رینج میں واپس آیا کیونکہ وہ اجمیر رینج میں جونیئر مسٹ منظور شدہ ہیڈ کانسٹیبل تھا، حالانکہ دیگر رینجز میں بہت سے منظور شدہ ہیڈ کانسٹیبل تھے جو اس سے جونیئر تھے لیکن وہ سب انسپکٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔ درخواست گزار کی شکایت یہ ہے کہ اگر پوری ریاست کو سب انسپکٹر کے عہدے سے ترقی اور تبدیلی کے مقاصد کے لیے ایک یونٹ کے طور پر سمجھا جاتا تو درخواست گزار کو واپس نہیں کیا جاتا۔ وہ دعوی کرتے ہیں کہ پوری پولیس فورس ایک ہونے کے ناطے، سب انسپکٹر کے طور پر کام کرنے کے لیے ہیڈ کانسٹیبلز کی ترقی کا رواج قانون کے سامنے مساوی مواقع سے انکار کے مترادف ہے اور آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 سے متاثر ہے۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ایک مخصوص رینج میں ایک خاص وقت پر خدمات انجام دینے والے افسران کے لیے تحریکوں کے حق میں اور واپسی کو محدود کرنے کا رواج (یعنی جہاں خالی آسامیاں یا آسامیوں کی اضافی تعداد واقعتا واقع ہوئی) اور ساتھ ہی ساتھ بین رینج منتقلی آزادانہ اور کثرت سے اور سرکاری معمول کے طور پر ترقی اور تبدیلی میں سنگین عدم مساوات پیدا کرنے کا پابند ہے اور افسران کے درمیان سنیارٹی میں بھی بے ترتیب تبدیلیاں آتی ہیں۔ درخواست گزار کے مطابق آزادانہ تبدیلی کی اجازت دینے کا عمل ایسے نتائج پیدا کرتا ہے جو قانون کے مساوی تحفظ اور ملازمت کے معاملے میں سرکاری ملازمین کو مساوی مواقع کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اس طرح آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

درخواست کی ریاست کی جانب سے مخالفت کی گئی ہے اور ریاست میں پولیس فورس کی انتظامی تنظیم اور پولیس کے مقاصد کے لیے انتظامیہ کی کارکردگی کی بنیاد پر رینج کے اندر ترقی کا نظام جائز ہے۔ ریاست میں پولیس فورس کی تنظیم یہ ہے کہ پوری فورس ایک انسپکٹر جنرل آف پولیس کے ماتحت ہے؛ لیکن انتظامی کارکردگی کے لیے ریاست کے پورے علاقے کو ایک ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے تحت چار سلسلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان چار حدود کے علاوہ فورس کی دو دیگر اکائیاں ہیں جو الگ الگ انتظامی اکائیاں ہیں، ہر ایک ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے ماتحت

ہے، حالانکہ وہ حدود نہیں ہیں۔ یہ دو یونٹ ہیں (1) کرمنل انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ اور انٹیلی جنس برانچ، اور (2) ریلوے اور کرائم برانچ۔ چار سلسلوں کے تحت سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے تحت پولیس کی مختلف ضلعی تنظیمیں ہیں۔ پولیس فورس میں ابتدائی بھرتی کانسٹیبل کے عہدے پر ضلع کے اندر کی جاتی ہے۔ ان کانسٹیبلز کو تربیت کے بعد ان کے متعلقہ اضلاع میں تعینات کیا جاتا ہے۔ یہ انتظامی کارکردگی کے پیش نظر کیا جاتا ہے، کیونکہ ایسے کانسٹیبل اپنے اضلاع کے حالات، ٹپوگرافی، میلوں، تہواروں اور رسم و رواج سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں۔ ان کانسٹیبلز سے منظور شدہ فہرستیں ہیڈ کانسٹیبل کے عہدے پر ترقی کے لیے تیار کی جاتی ہیں اور یہ فہرستیں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے ذریعے ضلع کے لحاظ سے تیار کی جاتی ہیں، جسے اپنے ضلع کے اندر کانسٹیبل کو ہیڈ کانسٹیبل کے عہدے پر ترقی دینے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ ایک بار جب ایک کانسٹیبل کی ہیڈ کانسٹیبل کے طور پر تصدیق ہو جاتی ہے، تو سب انسپکٹر کے طور پر اس کی مزید ترقی ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے ذریعے ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے، کئی اضلاع پر مشتمل رینج کے تمام ہیڈ کانسٹیبل جن میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انتظامی سربراہ ہیں، کو سب انسپکٹر کے عہدے پر ترقی کے لیے ایک گروپ سمجھا جاتا ہے۔ نتیجتاً ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس سنیارٹی کم میرٹ کی بنیاد پر ہیڈ کانسٹیبلز کی ایک منظور شدہ فہرست تیار کرتا ہے۔ جب بھی رینج میں کوئی خالی جگہ آتی ہے تو متعلقہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس سنیارٹی کے مطابق اس منظور شدہ فہرست سے پیش قدمی کرتا ہے اور اگر واپسی ہونی ہے تو سب انسپکٹر کے طور پر کام کرنے والا سب سے جونیئر ہیڈ کانسٹیبل واپس آتا ہے۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس صرف تصدیق شدہ سب انسپکٹرز کی فہرست رکھتا ہے کیونکہ وہ وہ افسر ہے جو سب انسپکٹرز کو انسپکٹر کے عہدے پر ترقی دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ اس طرح، ریاست کے مطابق، یہ تین درجے کا نظام ہمیشہ ریاست میں رائج رہا ہے؛ کانسٹیبل سے ہیڈ کانسٹیبل تک ترقی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے ذریعے کی جاتی ہے اور ضلع تک محدود ہے، ہیڈ کانسٹیبل سے سب انسپکٹر تک ترقی ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے ذریعے کی جاتی ہے اور یہ رینج تک محدود ہے، یا، جیسا بھی معاملہ ہو، پہلے سے مذکور دو اکائیوں کے اندر، اور آخر میں سب انسپکٹر کے عہدے سے انسپکٹر کے عہدے پر ترقی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے ذریعہ بنائی گئی ہے۔ ریاست کا معاملہ یہ ہے کہ یہ نظام انتظامی کارکردگی کے لیے تیار کیا گیا ہے اور حالات میں قانون کے سامنے کوئی عدم مساوات نہیں ہے اور اراکین کی ملازمت کے معاملے میں مساوات سے انکار نہیں کیا جاتا ہے۔ ریاست کی جانب سے یہ بھی دعوی کیا جاتا ہے کہ یہ نظام نہ صرف اچھے ایڈمنسٹریشن کے مفاد میں بلکہ کارکردگی کے مفاد میں بھی ضروری ہے کیونکہ پوری ریاست میں تقریبا 20,000 کانسٹیبل، 3,000 ہیڈ کانسٹیبل اور 1,000 پولیس کے سب انسپکٹر ہیں۔ اس لیے انسپکٹر جنرل آف پولیس کے لیے یہ انتہائی مشکل کام ہے کہ وہ ایک کانسٹیبل کو ہیڈ کانسٹیبل کے عہدے پر ترقی کا حکم دے، اور اس کے بعد ہیڈ کانسٹیبل کو سب

انسپکٹر کے عہدے پر ترقی دے۔ اس کے علاوہ، یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ موقع پر موجود افسران، جیسے کہ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جو اپنے ضلع کے اندر ہیڈ کانسٹیبل کے عہدے پر کانسٹیبل کو ترقی دیتا ہے اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس جو ہیڈ کانسٹیبل کو اپنے دائرہ کار کے اندر یا دو یونٹوں کے اندر سب انسپکٹر کے عہدے پر ترقی دیتا ہے، عملے کو جانتے ہیں اور اسی وجہ سے قواعد میں کہا گیا ہے کہ ترقی یا تو سپرنٹنڈنٹ آف پولیس یا ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے ذریعے کی جائے گی، جیسا کہ معاملہ ہو۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جاتا کہ بعض اوقات انتظامی وجوہات یا خدمت کی ضروریات کی وجہ سے، ضلع سے دوسرے ضلع یا ایک رینج سے دوسرے رینج میں تبدیلی کی جاتی ہے؛ لیکن اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ یہ شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔ ریاست نے درخواست گزار کے اس بیان کی سختی سے تردید کی ہے کہ اوسطاً تین یا چار سب انسپکٹرز کو روزانہ ایک رینج سے دوسری رینج میں منتقل کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ماتحت عملے کی ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں منتقلی شاذ و نادر ہی ہونی چاہیے۔ اس سلسلے میں ریاست نے مارچ 1955 میں تمام محکموں کے سربراہوں کو جاری کردہ سرکاری حکم نامے کا حوالہ دیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ یہ حکومت کے نوٹس میں آیا تھا کہ افسران کا تبادلہ عام طور پر ان کے آبائی اضلاع سے باہر، اور بعض اوقات یہاں تک کہ ان کے ڈویژنوں سے باہر بھی کیا جاتا ہے، جس سے کم تنخواہ والے ملازمین کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے حکومت نے یہ حکم دینے کا فیصلہ کیا تھا کہ تمام افسران جو 250 پی ایم روپے سے کم وصول کرتے ہیں۔ عام طور پر ان کے آبائی اضلاع سے باہر منتقل نہیں کیا جا سکتا ہے، اور اگر منتقلی ناگزیر ہے تو اسے، جہاں تک ممکن ہو، ڈویژن تک محدود رکھا جانا چاہیے۔ یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ ریونیو ڈویژن عام طور پر پولیس رینج کی حد تک ہوگا، حالانکہ ضروری نہیں کہ ایسا ہو۔ لہذا ریاست کا مؤقف ہے کہ ماتحت عملے کی منتقلی آزادانہ طور پر نہیں کی جاتی ہے جیسا کہ درخواست گزار نے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں یا ایک رینج سے دوسرے رینج میں الزام لگایا ہے، اور اس لیے ہیڈ کانسٹیبل کی رینج کے لحاظ سے ترقی کا نظام عام طور پر ہیڈ کانسٹیبل سے سب انسپکٹرز تک محدود ترقی کی وجہ سے کسی مشکل کا باعث نہیں بنتا ہے اور اس کے نتیجے میں قانون کے سامنے کوئی عدم مساوات یا ریاست کی خدمت میں ملازمت کے معاملے میں مساوی موقع سے انکار نہیں ہوتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ پولیس ایکٹ کی دفعہ 2 کے تحت، ریاستی حکومت کے تحت پورا پولیس اسٹیبلشمنٹ ایکٹ کے مقاصد کے لیے ہے، جسے ایک پولیس فورس سمجھا جاتا ہے، اور کسی بھی پولیس فورس کے ماتحت عہدوں کے اراکین کی تنخواہ اور خدمت کی دیگر تمام شرائط کا تعین ریاستی حکومت کو

کرنا ہوتا ہے۔اس کے باوجود، ایکٹ میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے تحت اضلاع کے تحت حدود کی تشکیل کے ذریعے انسپکٹر جنرل آف پولیس کے تحت پولیس انتظامیہ کی تنظیم کا تصور کیا گیا ہے۔اس طرح کی تنظیم پولیس فورس کے موثر کام کاج کے لیے واضح طور پر ضروری ہے اور اسی وجہ سے عملی طور پر تمام ریاستوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ پولیس فورس کا انتظام، اگرچہ ایک انسپکٹر جنرل آف پولیس کے تحت ہوتا ہے،لیکن اسے مزید ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے تحت اضلاع میں تقسیم کیا جاتا ہے۔مزید یہ کہ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مقامی معلومات عام طور پر پولیس فورس میں انتظامی کارکردگی کے لیے سازگار ہے اور یہی وجہ ہے کہ ضلع وار بنیاد پر کانسٹیبلز کی بھرتی کی جاتی ہے اور ضلع وار بنیاد پر بھی پولیس سپرنٹنڈنٹ کے ذریعے ہیڈ کانسٹیبل کے طور پر ان کی ترقی کی فراہمی کی جاتی ہے جس سے ان کے کام کو جاننے کی توقع کی جاتی ہے۔یہی خیال نظام کے دوسرے درجے میں بھی واضح ہے جس کے ذریعے کئی اضلاع پر مشتمل رینج میں ہیڈ کانسٹیبل کو سب انسپکٹر کے عہدے پر ترقی کے لیے ایک سمجھا جاتا ہے جو ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے پاس ہوتا ہے۔رینج کے اندر فروغ فراہم کرنے سے، ضلع کے مقابلے میں علاقہ تھوڑا وسیع ہو جاتا ہے۔اس کے باوجود، مقامی معلومات کا فائدہ تب بھی دستیاب ہوتا ہے جب اس طرح کے انتخاب مختلف بنیادوں پر کیے جاتے ہیں۔جب ہم تیسرے درجے تک پہنچتے ہیں اور پولیس کے سب انسپکٹرز کو پولیس کے انسپکٹرز کے طور پر ترقی دیتے ہیں تب ہی مقامی معلومات پر اتنا زور نہیں دیا جاتا جتنا کہ پولیس کے انسپکٹرز اور ان سے اوپر والوں کا کام نگران نوعیت کا ہوتا ہے۔دوسری طرف جہاں تک کانسٹیبل، ہیڈ کانسٹیبل اور سب انسپکٹر کے کام کا تعلق ہے، وہ عوام سے براہ راست نمٹتے ہیں اور ایسی صورت حال میں مقامی علم یقینی طور پر پولیس فورس کے ان رینکوں کی کارکردگی کے معاملے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔اگر ریاست نے ترقی یافتہ کانسٹیبل کو ہیڈ کانسٹیبل سے سب انسپکٹر تک، ہیڈ کانسٹیبل سے سب انسپکٹر تک اور سب انسپکٹر سے انسپکٹر تک دینے کا تین درجے کا نظام تیار کیا ہے، جو پولیس فورس کی انتظامی کارکردگی کے مفاد میں کیا گیا ہے، تو ہماری رائے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح کے نظام کو اس بنیاد پر ختم کیا جانا چاہیے کہ پولیس کو پوری ریاست کے لیے ایک سمجھا جاتا ہے، کانسٹیبل سے اوپر کی طرف ترقی پوری ریاست کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔انتظامی مشکلات کے علاوہ جو پیدا ہو سکتی ہیں اگر پولیس فورس میں ممبروں کی تمام ترقی انسپکٹر جنرل آف پولیس کے ہاتھوں میں مرکوز ہو جس کے لیے درخواست گزار مقابلہ کر رہا ہے، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ریاست کی دلیل میں کافی طاقت ہے کہ تین درجے کا نظام ان رینکوں کی پولیس فورس کی کارکردگی کے لیے کام کرتا ہے اور اس مقصد کے ساتھ ڈیزائن کیا گیا ہے۔اس بات سے انکار نہیں کیا جاتا کہ بعض اوقات ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک رینج میں ہیڈ کانسٹیبل کو ترقی دی جائے جو دوسری رینج میں ہیڈ کانسٹیبل سے جونیئر ہو سکتا ہے جسے بیک وقت پر ترقی نہیں

ملتی ہے کیونکہ ترقی مختلف ہوتی ہے۔لیکن اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ اس کو کارکردگی کے تحفظات کے خلاف متوازن ہونا چاہیےجس کی وجہ سے پہلے سے مذکور ترقیات کا تین درجے کا نظام تیار ہوا ہے اور اس لیے اس نظام کو ختم نہیں کیا جانا چاہیے، صرف اس وجہ سے کہ بعض اوقات ایسا ہوسکتا ہے کہ جونیئر ہیڈ کانسٹیبل کو ترقی مل سکتی ہے جبکہ کسی اور رینج میں سینئر ہیڈ کانسٹیبل کو انتظار کرنا پڑ سکتا ہے۔مذکورہ بالا مختلف تحفظات کو متوازن کرتے ہوئے ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ریاست راجستھان میں نافذ نظام ریاست میں پولیس کی کارکردگی کے ساتھ ساتھ انتظامی سہولت کے لیے بھی تیار ہوا ہے، یہ خود سے نہیں کہا جا سکتا کہ قانون کے سامنے مساوات سے انکار کیا جائے یا عوامی خدمت میں ملازمت کے معاملے میں مساوات سے انکار کیا جائے، حالانکہ بعض اوقات ایسا ہوسکتا ہے، اس نظام کی وجہ سے کہ ایک رینج میں جونیئر ہیڈ کانسٹیبل کو باضابطہ سب انسپکٹر کے طور پر ترقی مل سکتی ہے جبکہ دوسری رینج میں سینئر ہیڈ کانسٹیبل کو کچھ وقت انتظار کرنا پڑ سکتا ہے۔اس لیے ہم اس نظام کو صرف مشکلات کے ان ممکنہ معاملات کی بنیاد پر قانون کے سامنے مساوات سے انکار یا عوامی خدمت میں ملازمت کے معاملے میں مساوات سے انکار کے طور پر ختم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

تاہم اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ یہ نظام غلط استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور انسپکٹر جنرل آف پولیس کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ کچھ سب انسپکٹرز کو ایک رینج سے دوسری رینج میں منتقل کرے تاکہ ہیڈ کانسٹیبلز کو ان کی مقررہ ترقی کی ایک خاص رینج سے محروم رکھا جاسکے اور یہ بھی کہ کسی دوسری رینج کے ہیڈ کانسٹیبلز کے حق میں ہو جو بصورت دیگر نوکری کی لمبائی کی بنیاد پر جونیئر ہو سکتے ہیں۔اب یہ درخواست گزار کی طرف سے متنازعہ نہیں ہے اور نہ ہی اس بات پر اختلاف کیا جا سکتا ہے کہ پولیس فورس کے ان رینکوں میں بھی ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں یا ایک رینج سے دوسرے ضلع میں منتقلی عوامی خدمت کی ضروریات میں یا کسی خاص افسر کے لیے مخصوص وجوہات کی بنا پر کی جاسکتی ہے اور نہ ہی یہ دعوی کیا گیا ہے کہ اس طرح کی منتقلی پولیس ایکٹ کی دفعات کے تحت کسی بھی طرح سے غیر قانونی ہوسکتی ہے۔جس بات کا دعوی کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اس طرح کی منتقلی کے ذریعے ایسے حالات پیدا کرنا ممکن ہے جس میں قانون کے سامنے مساوات یا عوامی خدمت میں ملازمت کے معاملے میں موقع کی مساوات سے کسی خاص رینج کے ہیڈ کانسٹیبل کو انکار کیا جا سکے۔یہ سچ ہے کہ اگر انسپکٹر جنرل آف پولیس کی طرف سے منتقلی کے اختیار کا مکمل طور غلط استعمال ہوتا ہے،(کیونکہ صرف وہی سب انسپکٹرز کو ایک رینج سے دوسری رینج میں منتقل کرسکتا ہے)،تو قانون کے سامنے مساوات سے واضح انکار یا ریاست کی خدمت میں ملازمت کے مساوی مواقع سے واضح انکار کا معاملہ پیدا ہوسکتا ہے۔لیکن ہم اس مفروضے پر کسی نظام کو ختم نہیں کر سکتے کہ پولیس کا انسپکٹر جنرل اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرسکتا ہے اور قانون کے سامنے مساوات سے انکار یا ریاست

کی خدمت میں ملازمت کے مساوی مواقع کی واضح مثالیں پیدا کرسکتا ہے۔اس طرح کے نظام کو اس بنیاد پر ختم نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا غلط استعمال ہو۔اس مکمل طریقے سے بدسلوکی کی صورت میں بدسلوکی کو ختم کرنے کا مقدمہ سامنے آسکتا ہے نہ کہ نظام کا۔

یہ ہمیں عرضی میں لگائے گئے اس الزام کی طرف لے جاتا ہے کہ انٹر رینج ٹرانسفرز کو آزادانہ طور پر اور اکثر سرکاری معمول کے طور پر کیا گیا ہے اور اس وجہ سے ترقی اور تبدیلی میں سنگین عدم مساوات پیدا ہوئی ہیں۔درخواست گزار نے اس سلسلے میں یہ بھی کہا کہ انسپکٹر جنرل آف پولیس روزانہ اوسطاً تین سے چار سب انسپکٹرز کے تبادلے کر رہے ہیں۔ریاست نے اس الزام کی سختی سے تردید کی ہے۔یہ بھی ہمارے نوٹس میں لایا گیا ہے کہ ریاستی حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ماتحت عملہ جو 250 فی ماہ روپے سے کم وصول کرتا ہے۔عام طور پر ان کے آبائی ضلع سے باہر منتقل نہیں کیا جانا چاہیے، اور اگر منتقلی ضروری ہے تو اسے جہاں تک ممکن ہو ڈویژن تک محدود رکھا جانا چاہیے۔کانسٹیبل، ہیڈ کانسٹیبل اور سب انسپکٹرز کو عام طور پر ایک لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ملتے۔ 250–فی ماہ تنخواہ کے طور پر اور اس لیے حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ایسے افسران کو جہاں تک ممکن ہو ضلع سے باہر منتقل نہیں کیا جانا چاہیے اور یقینی طور پر جہاں تک ممکن ہو ڈویژن سے باہر نہیں کیا جانا چاہیے۔اس حکومتی حکم کے پیش نظر سب انسپکٹرز کی منتقلی شاذ و نادر ہی رینج سے باہر ہونی چاہیے۔اس لیے ہم یہ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ ایک رینج سے دوسری رینج میں معمول کے طور پر سب انسپکٹرز کی مفت اور بار بار منتقلی کی پالیسی ہے، اور اس کے نتیجے میں یہ نظام ترقی اور تبدیلی میں سنگین عدم مساوات کا باعث بنتا ہے۔مارچ 1955 کے سرکاری حکم نامے کے پیش نظر ہم آسان تبدیلی کو قبول نہیں کرسکتے اور انسپکٹر جنرل آف پولیس کی طرف سے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے معمول کے مطابق بار بار منتقلی کی جاتی ہے۔مزید یہ کہ درخواست گزار کی طرف سے ریکارڈ پر جو مواد رکھا گیا ہے وہ اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے ناکافی ہے کہ تحریک نواز کے اس نظام کے ساتھ ساتھ راجستھان میں سب انسپکٹرز کے معمول کے طور پر مفت اور بار بار منتقلی کا رواج بھی ہے۔معاملے کے اس تناظر میں، درخواست ناکام ہو جاتی ہے اور اس طرح مسترد کر دی جاتی ہے۔ان حالات میں ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں دیتے۔

اس پٹیشن کے ساتھ حصہ لینے سے پہلے ہم ایک انتباہ دینا چاہیں گے کہ ایک رینج کے اندر سب انسپکٹرز کے لیے ہیڈ کانسٹیبلز کی ترقی کے نظام کی اس بنیاد پر عقلی طور پر حمایت کی جا سکتی ہے کہ سب انسپکٹرز کی بین رینج منتقلی ایک غیر معمولی واقعہ کا معاملہ ہوگا اور آزادانہ طور پر یا غلط مقاصد کے لیے متاثر نہیں کیا جائے گا۔یہ اس معاملے کا ایک اہم پہلو ہے جسے راجستھان میں متعلقہ حکام کو

ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیے تاکہ نظام کو مزید کسی چیلنج سے بچایا جا سکے۔

درخواست مسترد کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this
document